REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۳ — شمارہ ۳۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۳ر شعبان ۱۳۹۴ھ — ۲۲ر ظہور ۱۳۵۳ ہش — ۲۲ر اگست ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ر ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ اس قدر معلوم ہوا ہے کہ راولپنڈی میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے ۵ر تا ۹ر اگست حضور انور کے بیان پر جرح کی اور حضور اقدس نے جواب دیئے۔ بعدۂ حضور انور ۱۲ر اگست کو ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے اور احمدیت کی صداقت کا نشان دکھائے آمین۔

قادیان ۱۹ر ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★— حضرت الحاج مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اور جملہ درویشانِ کرام بھی بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★— مورخہ ۱۱ر اگست بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے درویشانِ کرام کو تربیتی موضوع پر خطاب کیا اور موجودہ وقت میں خصوصی دعاؤں کے التزام اور تبتّل الی اللہ کی تلقین کی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین خیر المرسلین شفیع المذنبین ہیں

تمام سچائیاں قرآنِ کریم اور احادیثِ نبوی میں موجود ہیں اور ہر بدعت آگ میں پڑنے کا موجب ہے

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَکُتُبِہٖ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاٰثَرْنَا الْقُرْاٰنَ کِتَابًا وَّمُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَلَا نَدَّعِی النُّبُوَّۃَ وَلَا نَدَّعِیْ نَسْخَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَشْھَدُ اَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَخَیْرُ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ وَنَشْھَدُ اَنَّ الْحَقَّ کُلَّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ وَحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ فِی النَّارِ وَاِنَّا مُسْلِمُوْنَ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِنَا عَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاھِرًا وَّبَاطِنًا رَبِّنَا وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔"

("انوار الاسلام" صفحہ ۳۴)

ترجمہ:- کوئی معبودِ حقیقی موجود نہیں مگر خدا تعالیٰ، اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اسی طرح اس کے فرشتوں، رسولوں، کتابوں، جنت و دوزخ اور بعث بعد الموت پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم نے قرآنِ کریم کو اپنی کتاب کے طور پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے طور پر اختیار کر لیا ہے۔ ہم آپ کے بعد نہ تو حقیقی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نسخ القرآن کے مدّعی ہیں۔ اور ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، خیر المرسلین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور ہم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ تمام سچائیاں قرآنِ کریم اور احادیثِ نبوی میں موجود ہیں اور ہر بدعت آگ میں پڑنے کا موجب ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا ہے۔ ہم اس پر توکل کرتے ہیں اور اسی کی طرف جھکتے ہیں۔ اور تمام تعریفیں اوّل و آخر اور ظاہر و باطن کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کے لئے ہی ہیں۔ وہ ہمارا اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

عشقِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۲ر فروری ۱۹۰۸ء

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اُس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے
ہو اُسکے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے
اُسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری رُوح کا ہے
خدا کو اُس سے مِل کر ہم نے پایا
وہی اک راہِ دیں کا رہنما ہے

(منقول از اخبار بدر جلد ۸)

ناشر صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

مولانا وحید الدین صاحب قاسمی کے انٹرویو پر محققانہ نظر!

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

تصویر کے دو رُخ

اردو ڈائجسٹ "شبستان" دہلی کے ماہِ اگست ۱۹۷۴ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں جماعتِ احمدیہ اور اس کے عقائد کے بارہ میں دو انٹرویو شائع ہوئے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مکرم جناب مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان کا اور مخالفینِ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جناب مولانا وحید الدین صاحب قاسمی کا۔ جو دوست اس رسالہ کا مطالعہ کریں گے، اُن کو نظریات و عقائد کے موازنہ کا موقعہ ملے گا۔ کیونکہ تصویر کے دو رُخ اُن کے سامنے ہوں گے۔

اگر ان دونوں انٹرویو کا سرسری جائزہ لیا جائے تو ایک بات صاف اور نمایاں نظر آتی ہے کہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے عقائد و نظریات کے بارہ میں قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ کے دلائل کو بھی بیان فرمایا ہے اور ساتھ ہی حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ کی تحریرات کو پیش کیا ہے۔ مگر اس کے برعکس مولانا وحید الدین صاحب قاسمی نے اپنے انٹرویو میں صرف مخالفینِ جماعتِ احمدیہ کے نظریات و خیالات کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے حق میں کوئی دلیل قرآن مجید اور احادیث میں سے پیش نہیں کی۔ ہاں البتہ جماعتِ احمدیہ کے عقائد و اعمال کے بارہ میں اکثر بے بنیاد باتیں بیان کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کا غالباً مطالعہ نہیں کیا۔ اور بعض جگہ عمداً غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ تاکہ عوام کو جماعتِ احمدیہ کے عقائد کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا کیا جا سکے۔ نمونۃً تین باتوں کا ذکر کرتا ہوں:۔

امرِ اوّل: مولانا وحید الدین صاحب قاسمی سے دوسرا سوال یہ کیا گیا تھا کہ

سوال: "کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے قرآن شریف میں تحریف کرائی۔ آپ کی دانست میں یہ بات کہاں تک درست ہے؟" [illegible] صاحب نے جواب دیا کہ

جواب: "یہ بات اس حد تک [illegible] ہے کہ قرآن مجید کے جو ترجمے انہوں نے شائع کرائے ہیں اس میں تحریف کروائی ہے۔ خصوصاً [illegible] عیسیٰ کے بارے میں جو کہا گیا ہے [illegible] کے آسمان پر اٹھائے جانے کے [illegible] غلط طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ اپنی نبوت [illegible] ثابت کرنے کے لئے یہ تحریف کی گئی [illegible]"

مولانا صاحب کے اس جواب کو سامنے رکھ کر غور فرمائیں کہ

۱۔ یہ امر مولانا کو بھی مسلّم ہے کہ احمدیوں نے اصل قرآن مجید میں کوئی تحریف نہیں کی۔

۲۔ صرف ترجمہ میں دوسروں سے اختلاف ہے، کیا اس کو تحریف کہتے ہیں؟ ترجمہ کے ایسے اختلافات تو شیعہ۔ سنی۔ دیوبندی۔ بریلوی۔ اور دیگر فرقوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ تو کیا سب نے قرآن میں تحریف کی ہے؟

۳۔ مولانا نے خود اپنے جواب میں قرآنِ مجید کے وہ اصل الفاظ پیش نہیں فرمائے جس میں واضح طور پر لکھا ہو کہ **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ بجسمِ خاکی آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ یا وہ ابھی تک آسمان پر زندہ ہیں؟** تاکہ اُن کے عائد کردہ الزام کی حقیقت منظرِ عام پر آجاتی ——!!

۴۔ ممکن ہے مولانا بتا سکیں کہ کیا عربی لغت اور محاورۂ عرب میں کوئی ایسا قاعدہ اور تصریح موجود ہے کہ توفّی کا لفظ جب قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگوں کے لئے آئے تو اس کے معنے "وفات" کے ہوتے ہیں۔ اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آئے تو اس کے معنے "زندہ آسمان پر چلے جانے" کے ہوتے ہیں۔ کیا مولانا غور فرمائیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنے مزعومہ عقیدہ کو قائم رکھنے کے لئے "توفّی" کے معنوں میں محاورۂ عرب اور لغت کو چھوڑ کر انہوں نے "تحریف" کی یا احمدیوں نے ——؟

۵۔ کیا مولانا کو معلوم ہے کہ علماءِ مصر علامہ رشید رضا۔ علامہ محمد عبدہٗ۔ علامہ شیخ عبد القادر المغربی۔ علامہ استاد مصطفےٰ المراغی۔ اور علامہ محمود شلتوت ریکٹر جامعہ ازہر نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں "توفّی" کے وہی معنے کئے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ کیا بقول مولانا قاسمی صاحب یہ سب عرب علماء بھی "تحریفِ قرآن" کے الزام میں احمدیوں کے ساتھ شریک ہیں؟

۶۔ مولانا قاسمی صاحب کی مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کے بارہ میں کیا رائے ہے؟ جب وہ "حیاتِ مسیح" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:۔

(الف)۔ "حیاتِ مسیح اور رفع الی السماء قطعی طور پر ثابت نہیں۔ قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا۔"

(تقریر مولانا مودودی صاحب اچھرہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء)

(ب)۔ "عیسیٰ ایک پیغمبر تھا جن کے رفع جسمانی اور رفع الی السماء کی تصریح سے اجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ یہی قرآنی رُوح کے مطابق ہے۔"

(تفہیم القرآن ص۴۲۱)

(ج)۔ "بل رفعہ اللّٰہ الیہ" کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:۔

"قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کو جسم و رُوح کے ساتھ کرۂ زمین میں سے اُٹھا کر آسمان پر لے گیا۔ اور نہ ہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی رُوح اُٹھائی گئی۔ اس لئے قرآن کی بنیاد پر تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جا سکتی ہے نہ اثبات۔"

(تفہیم القرآن جلد اول ص۴۲۵)

کیا مولانا مودودی صاحب نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے "رفع" سے متعلق آیات کے ترجمہ و تشریح میں تحریف کی ہے؟ اور کیا اب بقول مولانا قاسمی، مولانا مودودی بھی قرآن مجید کی "تحریف" کے الزام میں احمدیوں کے ساتھ شریک ہیں؟

۷۔ مولانا قاسمی صاحب کی **مولانا ابو الکلام آزاد** کے بارے میں کیا رائے ہے کہ جب اُن سے مسئلہ حیات و مماتِ مسیح کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے لکھا کہ:۔

"**وفاتِ مسیح کا ذکر خود قرآن میں** موجود ہے۔"

(ملفوظاتِ آزاد)

۸۔ مولانا قاسمی صاحب کی ڈاکٹر سر **محمد اقبال** کے بارے میں کیا رائے ہے کہ کیا انہوں نے بھی قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے صاف فرمایا ہے کہ "جہاں تک میں اس تحریک کا مطلب سمجھ سکا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جامِ مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز یہ کہ اُن کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے اُن کا ایک مثیل پیدا ہوگا، کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔"

(اخبار مجاہد ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء)

بیّنوا توجروا۔

امرِ ثانی: مولانا قاسمی صاحب سے دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ

سوال: "احمدی فرقہ کے طریقِ عبادت اور اعتقادات کے متعلق آپ کے علم میں کیا خاص باتیں ہیں۔"

اس کے جواب میں مولانا موصوف نے بیان کیا:۔

جواب: "عبادت اور طریقِ عبادت کے معاملات میں وہ اُن ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ جو اُن کے امام یا امیر نے دی ہیں۔ حج اور زکوٰۃ کے مسائل انہوں نے اپنے نقطۂ نظر سے طے کئے ہیں۔ **اُن کا حج بھی قادیان یا ربوہ میں ہوتا ہے۔** ختمِ نبوت کے سلسلہ میں جو اُن کا عقیدہ ہے اُسے سب جانتے ہیں۔"

(شبستان ماہ اگست ص۱۵)

ہمیں افسوس ہے کہ مولانا وحید الدین صاحب قاسمی نے جو مرکزی دینی تعلیم بورڈ کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں، مذکورہ بالا سوال کے بارہ میں صریحاً غلط بیانی سے کام لیا ہے جب یہ کہا کہ

"**اُن کا حج بھی قادیان یا ربوہ میں ہوتا ہے۔**"

اس کذب بیانی پر ہم صرف ارشادِ ربانی کے مطابق "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین" ہی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر احمدی صدقِ دل سے حج بیت اللہ کے بنیادی اہم اسلامی رکن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ میں سینکڑوں حاجی موجود ہیں جو حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ اور مناسکِ حج شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ادا کئے اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ یہ قطعاً غلط اور بے بنیاد بات ہے کہ احمدیوں کا حج قادیان یا ربوہ میں ہوتا ہے۔ جب مرکزی دینی تعلیمی بورڈ کے جنرل سیکرٹری اور فاضلِ دیوبند [illegible] ہی صریح غلط بیانی سے کام لیں تو آپ کے مریدانِ باصفا کا تو خدا ہی حافظ و ناصر ہو ——!!

رسالہ "شبستان" کے اسی شمارہ کے ص۱۶ پر وہ شرائطِ بیعت درج ہیں جن کو تسلیم کر کے کوئی شخص جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے اور ص۱۲۵ پر وہ "فارم بیعت" درج ہے۔

(باقی دیکھئے ص۷ پر)

خلاصہ خطباتِ جمعہ

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اُن دُو خطباتِ جمعہ کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو حضور انور نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں مورخہ ۲۶ر وفا (جولائی) اور مورخہ ۲ر ظہور (اگست) کو ارشاد فرمائے ——— (ایڈیٹر بدر)

(۱)

ربوہ ۲۶ر وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہُ اللہ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہماری خوشیاں، ہماری مسرتیں اور ہماری مسکراہٹیں کسی ذاتی خوبی، ذاتی وجاہت، ذاتی اثر و رسوخ اور ذاتی دولت و ثروت کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ ان کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں مہدی موعود علیہ السلام کی شناخت عطا کی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزندِ جلیل کے ذریعہ ہمیں اُس اسلام کا اصلی اور صحیح چہرہ نظر آیا ہے جو اسلام اللہ تعالےٰ نے اپنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس دُنیا میں قائم کیا تھا اور پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بموجب ہمیں یہ بشارت دی گئی ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کریں گے تو ہمارے ذریعہ سے اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آئے گا۔ ہم نے رُوئے زمین کے تمام انسانوں کے قلوب میں توحیدِ حقیقی کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم کرنی ہے۔ اور ہمیں یہ بشارت دی گئی ہے کہ اگر ہم صحابہ کرام رضؓ اور دیگر مامورینِ الٰہی کے متبعین کی طرح قربانیاں دیں گے تو ہم اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ پس خدا تعالےٰ کی سنّت کے بموجب ابتلاء اور مصیبت کے وقت ہم پر بھی آئیں گے۔ اور ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی۔ اور پوری بشاشت کے ساتھ دینی ہوں گی۔ ہم تکلیفیں بھی اُٹھائیں گے۔ اور مصیبتیں بھی جھیلیں گے۔ لیکن ہنستے اور مسکراتے ہوئے۔ اور خوشی سے تمتماتے ہوئے چہروں کے ساتھ۔ خدائی وعدے پُورے ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ ہمارا خدا سچے وعدوں والا ہے۔ لیکن خوف کا مقام یہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کریں گے اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں نہیں دیں گے تو خدا تعالےٰ کسی اور قوم کو آگے لے آئے گا جو بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے والی ہوگی۔ پھر وہ اُسے ہی انعامات سے نوازے گا۔

آخر میں حضور نے احباب کو بہت دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحابہ کرام رضؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غلبۂ اسلام کی راہ میں بشاشت کے ساتھ دُکھ اُٹھانے اور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے حق میں اپنے وعدوں کو پُورا کرکے ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ دن دکھائے کہ ہم اسلام کو پُورے کرۂ ارض پر غالب آتا دیکھ لیں ؛

(الفضل ۲۷ر جولائی ۱۹۷۴ء)

(۲)

ربوہ ۳ر ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل بتاریخ ۲ر ظہور (۲ر اگست) مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ [illegible] بیان کی گئی ہے کہ انسان کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی صفات کی پیروی کرے۔ کیونکہ انسان حقیقی عبد بنتا ہی اس وقت ہے جب اس پر صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا، صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھانے کے لئے ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دُعا سکھائی گئی ہے۔ اِس دُعا میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت سے ہے۔ اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کا تعلق اللہ تعالےٰ کی صفتِ رحیمیت سے ہے۔

حضور نے واضح فرمایا، جہاں تک صفتِ رحمانیت کی پیروی کا تعلق ہے دُو بُرائیاں ایسی ہیں جو انسان پر رحمانیت کا رنگ چڑھنے میں روک بن جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک بُرائی ریاء ہے۔ اور دوسری تکبّر۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی دُعا ریاء سے بچاتی ہے۔ اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی دُعا سے تکبّر کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اِن دو بُرائیوں کا خاتمہ ہونے کے نتیجہ میں انسان کو صفاتِ الٰہیہ اور علی الخصوص صفتِ رحمانیت کا عرفان حاصل ہونے لگتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کے جلووں کا مشاہدہ کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالےٰ کی صفتِ رحمانیت کے رنگ میں رنگین ہونے لگتا ہے۔ جس کی رُو سے خدا تعالےٰ انسان کے وجود میں آنے اور اس کی طرف سے کوئی عمل اور کوشش شروع ہونے سے قبل ہی اس کی ضرورتوں اور احتیاج کو پُورا کرنے کے سامان کرتا ہے۔ اسی طرح جب انسان اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دُعا مانگتا ہے تو دراصل وہ اللہ تعالےٰ کی صفتِ رحیمیت کا واسطہ دے کر اُس سے اِلتجا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے اس کی مقدور بھر کوششوں کی خامیوں کو دُور کر کے اُسے منزلِ مقصود پر پہنچا دے۔ اس سے انسان کو خود اپنے پر صفتِ رحیمیت کا رنگ چڑھانے کی توفیق ملتی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اِن آیات میں ہمیں تین دُعائیں سکھائی گئی ہیں۔ اوّل یہ کہ ہم تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے تحت اللہ تعالےٰ کی صفات کی پیروی کرنے والے ہوں۔ دُوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ریاء اور تکبّر سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی صفتِ رحمانیت کے جلووں سے نوازے۔ اور تیسرے یہ کہ جب ہم اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ قوتوں اور استعدادوں کو استعمال کرتے ہوئے کوئی مجاہدہ کریں تو وہ خود ہماری رہنمائی فرمائے۔ اور ہماری خامیوں اور کمزوریوں کو دُور کرکے ہمیں منزلِ مراد تک پہنچا دے ؛

(الفضل ۳ر اگست ۱۹۷۴ء)

درخواست ہائے دُعا

(۱) محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے متعلق متعدد اطلاعات آئی ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ مکرم مولوی احمد صادق صاحب مربی ڈھاکہ اپنے خط مورخہ ۷۴/۷/۲۲ میں لکھتے ہیں کہ بندشِ پیشاب کی تکلیف ہے اور کیتھیٹر کے ذریعہ پیشاب آتا ہے۔ اور مورخہ ۷۴/۸/۸ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ مولوی صاحب کو بغرضِ علاج ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ کمزور بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ مَیں احباب جماعت کی خدمت میں مولوی صاحب موصوف کے لئے دُعا کی تحریک کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مولوی صاحب بہت جلد تندرست ہو کر خدماتِ دینیہ بجا لا سکیں۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد قادیان۔

(۲) مکرم محمد عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) کے چچا صاحب ان دنوں بیمار اور پٹنہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹری [illegible] کے مطابق ان کو کینسر ہے۔ لواحقین پریشان ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب جماعت، اُن کی [illegible] وعافیت اور درازئ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔ عبد الباقی صاحب کی اکلوتی بچی بھی ایک ماہ سے جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے اس بچی کی صحت کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

(ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۳) میری تین لڑکیوں کی زچگی کے ایام قریب [illegible] درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ مرحلہ [illegible] فرمائے اور [illegible]

[illegible]

مولانا وحید الدین صاحب قاسمی کے انٹرویو پر محققانہ نظر!

بقیہ صفحہ (۲)

جس کو پُر کر کے دستخط کیے جاتے ہیں۔ قارئینِ کرام دیکھ سکتے ہیں کہ "عبادات" کے بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کیا تعلیم دی ہے۔

شرائطِ بیعت کی

شرط سوم و ششم میں مرقوم ہے:-

"یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔"

"یہ کہ اتباع اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔"

اور فارم بیعت میں درج ہے کہ:-

"اسلام کے سب حکموں پر چلنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ قرآنِ کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا۔ جو نیک کام مجھے آپ بتائیں گے ان میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو **خاتم النبیین** یقین کروں گا۔"

اسی طرح حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو تاکیداً تعلیم دی ہے:-

"اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور **صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج** اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶)

پس تمام احمدی عبادات کو قال اللہ اور قال الرسول کو مدنظر رکھ کر شریعت اسلامیہ کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے امام بھی حتیٰ کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی شریعت اسلامیہ کے تابع ہیں۔ اور وہ اپنے متبعین کو شریعت اسلامیہ کی پابندی کا ہی حکم دیتے ہیں

رہا مسئلہ (زکوٰۃ) تو ہر احمدی (صاحب نصاب) اس رکنِ اسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ اور ہر صاحب نصاب احمدی زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ چونکہ شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے زکوٰۃ وقت کے امام اور خلیفہ کے پاس اور مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہیئے۔ اور چونکہ جماعت احمدیہ کا ایک مرکزی بیت المال ہے اور اُن کا واجب الاطاعت امام و خلیفہ موجود ہے، اس لئے جماعت میں جو صاحب نصاب افراد ہیں وہ شریعت کی رُو سے اسی مرکزی بیت المال میں اپنی زکوٰۃ جمع کرواتے ہیں۔ اور امام وقت کی زیرِ نگرانی اس کا خرچ ہوتا ہے۔

ہاں اب البتہ مولانا قاسمی صاحب اپنے متعلق بیان فرمائیں کہ اس وقت جبکہ امتِ مسلمہ ۷۲ فرقوں سے زائد میں بٹی ہوئی ہے ان کا کوئی متحدہ و مسلمہ مرکز نہیں۔ عالمِ اسلام میں کوئی متفق علیہ خلیفہ اور واجب الاطاعت امام نہیں۔ کوئی مرکزی بیت المال نہیں، تو وہ اپنی زکوٰۃ کہاں ادا کرتے ہیں؟ اور اپنے حلقہ اثر و ارادت میں صاحب نصاب لوگوں کو فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ یا کہ وہ خود مسئلۂ "زکوٰۃ" کے بارے میں تذبذب کا شکار ہیں۔ از راہِ کرم قارئینِ کرام پر اپنی پوزیشن اور نظریات کو واضح فرما دیں۔ صرف جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط بیانی اور الزام تراشی کر کے آپ اپنے فرض سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے۔

اب رہا "ختم نبوّت" کا مسئلہ۔ احمدی حضرات صدقِ دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النّبیّین" کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کو "خاتم النبیین" مان کر ہی ایک شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ فارم بیعت کے الفاظ بالکل واضح ہیں کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔"

اب مولانا قاسمی صاحب اپنی پوزیشن "ختمِ نبوت" کے بارہ میں واضح کریں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین" ہیں اور آپ نے فرمایا ہے "لا نبیّ بعدی" کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو وہ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں کی آمد کے کس طرح قائل اور منتظر ہیں؟ جب نبوت کا دروازہ آنحضرت صلعم کے بعد بند ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] دروازہ سے تشریف لائیں گے۔ کیا اس [illegible] کی سِیل یعنی مُہر ٹوٹ نہ جائے گی؟ پس آنحضرت صلعم کے بعد ایک مستقل نبی کی آمد کے تو آپ خود قائل ہیں۔ اور "ختم نبوت" کے منکر ہونے کا فتویٰ جماعتِ احمدیہ کے خلاف صادر فرماتے ہیں!! مہربانی فرما کر اس کی وضاحت فرما دیں تاکہ قارئینِ کرام کو فائدہ ہو ——!!

امرِ ثالث: ایک سوال

مولانا قاسمی صاحب سے یہ کیا گیا کہ

سوال: "کلمہ، نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ قادیانی ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر انہیں غیر مسلم یا اسلام کے دائرے سے خارج کرنے کی باتیں کیوں ہو رہی ہیں۔"

اس سوال کے جواب میں مولانا نے عمداً حقائق سے انحراف کرتے ہوئے جواب دیا کہ:-

جواب: "یہ بات صحیح نہیں ہے حج ان میں شامل نہیں ہے اور بقیہ طریقِ عبادت کے معاملہ میں وہ اپنے امام یا امیر کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ وہ اپنے طریقے سے ادا کرتے ہیں دو ارکان سے وہ خارج ہوگئے بقیہ وہ کس طرح ادا کرتے ہیں اس کا علم انہیں کو ہے۔ دینی معاملات میں ہمارے خیالات کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ قرآنِ مجید کے جو احکامات ہیں، جو اُن کی پیروی نہیں کرے گا وہ معتوب ہے۔"

(شبستان ماہِ اگست ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۶)

ہمیں افسوس ہے کہ مولانا وحید الدین صاحب قاسمی نے محض عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے کتمانِ حق سے کام لیا ہے۔ اور حقائق کے اعتراف کرنے سے عمداً گریز کیا۔ **کیونکہ:**

۱- جماعتِ احمدیہ کا لٹریچر شائع شدہ موجود ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد اور مشن اکنافِ عالم میں پائے جاتے ہیں اُن کی مساجد ہر مُلک میں موجود ہیں۔ اور ایک کروڑ کے قریب جو احمدی ہیں وہ تقریباً اِن مسلمانوں میں سے ہی آئے ہیں۔ اُن کی مساجد کے دروازے عبادت کے لئے ہر ایک کے لئے کھُلے ہیں۔ اُن کی اذانیں بر ملا اور نمازیں سب کے سامنے ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجگانہ نماز کی ادائیگی موافق حکم خدا اور سنت رسول صلعم ہوتی ہیں۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ کہ احمدی شریعت اسلامیہ کے احکام کے مطابق رمضان المبارک میں روزے رکھتے ہیں۔ احمدی تو ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کے ارشادات کے مطابق سب عبادات بجا لاتے ہیں [illegible] انوں [illegible] دیگر [illegible] احکام شرعیہ [illegible] اور عبادات کی ادائیگی میں حنفی۔ شافعی۔ مالکی اور حنبلی فقہ اور ان ائمہ اربعہ کی تقلید کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں —— پس اب مولانا قاسمی صاحب وضاحت کریں کہ جب مسلمانوں کے مختلف فرقے خود تو عبادات میں ائمہ اربعہ کے احکام کی تعمیل و تقلید کریں تو ایسی صورت میں آپ حضرات کس مُنہ سے احمدیوں پر یہ طعن کرتے ہیں کہ وہ طریقِ عبادت کے معاملہ میں اپنے امام یا امیر کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ یہ امر غیر مناسب ہے۔ کیونکہ یہ طریق غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ اور ایک عالمِ دین کے شایانِ شان نہیں ——!!

۲- احمدی صدقِ دل سے کلمہ طیبہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُن کی مساجد کے میناروں سے اذان میں پنجگانہ "اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ" اور "اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ" کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ اور اسی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اکنافِ عالم میں وہ تبلیغ کے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ہزاروں غیر مسلموں کو یہی "کلمہ طیبہ" پڑھا کر اُن کو داخلِ اسلام کرنے کی سعادت اُن کو حاصل ہوتی ہے اور ہو رہی ہے۔

۳- جیسا کہ میں امرِ ثانی میں بیان کر چکا ہوں کہ احمدی "حج بیت اللہ" کی ادائیگی کیلئے مکہ مکرمہ ہی جاتے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ کے مطابق مناسکِ حج ادا کرتے ہیں۔ یہ بات سو فیصد غلط بلکہ سیاہ جھوٹ ہے کہ احمدی نعوذ باللہ من ذٰلک قادیان یا ربوہ میں حج کرتے ہیں۔

۴- احمدی "زکوٰۃ" کے ایمانی رُکن پر صدقِ دل سے نہ صرف ایمان رکھتے بلکہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ وہ یہ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع کرواتے ہیں۔ جو اُن کے واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کی زیرِ نگرانی مصارف زکوٰۃ میں خرچ ہوتی ہے۔ پس جماعتِ احمدیہ کے افراد پانچ بنیادی ارکانِ اسلام پر نہ صرف ایمان رکھتے بلکہ ان پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہیں ——!!

اِن حالات میں مولانا قاسمی صاحب کا متذکرہ بالا جواب نہ صرف کسی احمدی کو بلکہ ہر منصف مزاج کو (جو جماعتِ احمدیہ کے عقائد و کردار سے واقف ہے) متاثر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مولانا موصوف کا یہ بیان حقیقت سے کوسوں دُور ہے۔ معلوم نہیں کہ ایسے مولانا صاحب کو جو "مرکزی دینی تعلیمی بورڈ" کے جنرل سیکرٹری اور فاضلِ دیوبند بھی ہوں، کذب بیانی اور الزام تراشی میں کیا مزہ آتا ہے ——؟ [illegible] حقائق کا اعتراف [illegible] کو [illegible] جرأت [illegible] کیوں نہیں

قسط نمبر (۳)

"ختمِ نبوّت" کا مُنکر کون ہے؟

مسئلہ ختمِ نبوّت کا حقیقت پسندانہ جائزہ

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب ۔ امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِؐ مختار ہیں
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

(۱۰)

بھائیو! خدا تعالیٰ کا مقدس کلام قرآنِ مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہُوا۔ اس کے حقائق و معارف کو سمجھنے والے اور اس کی صحیح تفسیر بیان فرمانے والے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ مولانا مودودی صاحب بھی تحریر کرتے ہیں کہ:-

"اب سوال یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرآن کو سمجھنے والا اور اس کی تفسیر کا حق دار اور کون ہو سکتا ہے کہ وہ ختمِ نبوّت کا کوئی دوسرا مفہوم بیان کرے۔ اور ہم اسے قبول کرنا کیا معنی، قابلِ التفات بھی سمجھیں۔" (رسالہ ختمِ نبوت ص۲۱)

اب آئیے! اس اصل کی روشنی میں ہم آیت خاتم النّبیّین اور مسئلہ ختم نبوت کا ایک جائزہ لیں۔ تاریخی واقعات یوں ہیں کہ سنہ ۵ ہجری میں آیت خاتم النبیین کا نزول ہُوا۔ سنہ ۹ ہجری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صاحبزادہ ابراہیم تولّد ہُوا۔ اور چند ماہ بعد فوت ہوا۔ اس کی وفات پر نبیٔ پاک صلعم نے ارشاد فرمایا:-

لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا

(ابن ماجہ جلد ۱ کتاب الجنائز ص۲۳۷)

کہ اگر میرا بیٹا (ابراہیم) زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی بنتا۔

اس ارشادِ نبوی سے واضح ہے کہ "خاتم النّبیّین" کا لفظ آپؐ کے نزدیک صدیق نبی یا اُمتی نبی بننے میں ہرگز روک نہیں۔ ورنہ اس موقعہ پر حضورؐ یوں ارشاد فرماتے کہ اگر یہ زندہ بھی رہتا، تب بھی نبی نہ بن سکتا۔ کیونکہ میں خاتم النّبیّین ہوں۔ گویا آیت خاتم النبیین صاحبزادہ ابراہیمؓ کے نبی بننے میں روک نہ تھی۔ محض وفات پاجانا اُن کے نبی بننے میں روک تھا۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ کسی ہونہار طالب علم کے فوت ہوجانے پر یہ کہا جائے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ایم۔ اے کرلیتا۔ ظاہر ہے کہ یہ فقرہ اسی صورت میں کہا جائے گا جب ایم۔ اے کی ڈگری مل سکتی ہو۔ مگر ہونہار طالب علم، فوت ہو جانے کی وجہ سے حاصل نہ کرسکے۔

چنانچہ فقہ حنفی کے جلیل القدر امام حضرت ملّا علی القاری متذکرہ بالا حدیث کو تین طریقوں سے مروی اور قوی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں

" لو عاش ابراھیمؓ وسار نبیًّا وکذا لو صار عمرؓ نبیًّا لکانا من اتباعہ علیہ السّلام کعیسٰی و الخضر والیاس علیھم السّلام فلا ینافض قولہ تعالیٰ خاتم النّبیّین اذا المعنیٰ انہ لا یأتی نبی بعدہ ینسخ ملّتہ ولم یکن من اُمّتہ ویقوّیہ حدیث لو کان موسٰی علیہ السلام حیًّا لما وسعہ الّا اتّباعی "

(موضوعات کبیر ملّا علی القاری ص۵۸-۵۹)

یعنی اگر ابراہیمؓ زندہ رہتے۔ اور نبی بن جاتے، اسی طرح حضرت عمرؓ نبی بن جاتے تو وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع یا اُمتی نبی ہوتے۔ جیسے عیسیٰ۔ خضر۔ اور الیاس علیہم السلام ہیں۔ یہ صورت خاتم النبیین کے منافی نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنے ہیں کہ اب آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ قرار دے اور آپؐ کا اُمتی نہ ہو۔ ان معنوں کی تائید حدیث لو کان موسیٰ حیًّا سے بھی ہوتی ہے کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا"۔

پس جب آنحضرت صلعم نے خود آیت خاتم النّبیّین کی تشریح فرمادی اور اپنے فرزند حضرت ابراہیمؓ کے امکانِ نبوّت کو تسلیم فرمایا تو ایسے غیر تشریعی اُمتی نبی کی آمد کا عقیدہ رکھنے والوں کو کس طرح ختمِ نبوت کا منکر قرار دیا جاسکتا ہے؟ اور پھر اسی امکانِ نبوت کو (جو اُمتی نبی ہونے کا مقام ہے) حضرت ملّا علی القاری نے بھی بیان فرمایا ہے تو کیا کوئی شخص یہ الزام لگا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ امام ملّا علی قاری بھی عقیدہ ختمِ نبوت کے منکر تھے ــــــ!!

(۱۱)

برادرانِ اسلام! جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" کے لقب و وصف سے متصف فرمایا ہے تو ہر مسلمان جن میں جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد بھی شامل ہے صدقِ دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین مانتا اور اُن کی ختمِ نبوّت کا قائل ہے۔ اور یہ امر بھی سب کو مسلّم ہے کہ آنحضرت صلعم انسانیت کا انتہائی نقطہ اور نبوّت کا آخری کمال ہیں۔ انبیاء انسانوں میں بہترین وجود ہیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں میں سے سب سے بہتر۔ افضل اور اکمل فرد ہیں۔ آپ کے اسی رُوحانی مقام و منصب کو قرآنِ مجید میں لفظ "خاتم النّبیّین" سے بیان کیا گیا ہے۔ اس مقدس کلمہ اور اعلیٰ ترین لقب کی تفسیر و تشریح میں اختلاف ہو سکتا ہے مگر اس بارہ میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یہ امر قرآنِ مجید کی صریح نص میں مذکور ہے۔ نیز یہ امر بھی سب کو مسلّم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق آخر الانبیاء اور لا نبیّ بعدی کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اُمتِ محمدیہ کے بزرگان و علماءِ کرام نے خاتم النّبیّین کے اور لا نبیّ بعدی کے کن معنوں پر اتفاق کیا ہے۔؟ سو اس سوال کا جواب متعین کرنے کے لئے ہمیں بزرگانِ سلف کے اقوال و تشریحات کی طرف بھی رجوع کرنا ہوگا ـــــ!!

(۱) پہلا نظریہ

یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی خاتمیت نے دیگر تمام انبیاء کے فیوض بند کرکے فیضانِ محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپؐ کی اُمت کے لئے آپؐ کی پیروی کی برکت اور طفیل سے وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیہم لوگوں کو ملتے رہے جن میں نبوّت کا انعام بھی شامل ہے۔ مگر اب وہی نبی ہو سکتا ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع، غلام اور اُمتی ہو۔ ایسا نبی بغیر کسی شریعت کے ہوگا۔ اور شریعتِ محمدیہ کے تابع ہوگا۔ اس نظریہ کی حامل جماعتِ احمدیہ اور بزرگانِ سلف کی ایک اچھی خاصی تعداد ہے۔

(۲) دُوسرا نظریہ

یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی خاتمیت فیضانِ محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے۔ آپؐ کی اُمت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہوگئی ہے جو بنی اسرائیل یا پہلی اُمتوں کو ملتے رہے ہیں۔ اب کوئی شخص آپؐ کی اطاعت و فرمانبرداری اور فیضان کی برکت سے اُمتی اور غیر تشریعی نبوّت کے انعام کو بھی نہیں پاسکتا۔ اس زمانہ کی ضروریات پُورا کرنے کے لئے اُمت سے باہر بنی اسرائیل میں سے ایک مستقل نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسکتے ہیں۔ اس نظریہ کے حامی مولانا مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا ہیں۔

جماعتِ احمدیہ اور بہت سے علماءِ محققین جو قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں پہلے نظریہ کے حامی ہیں۔ اُن کا اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضانِ رُوحانی ہمیشہ جاری ہے۔ اور آپؐ کی اُمت کے لئے جملہ انعاماتِ الٰہیہ کا حاصل کرنا ممکن ہے۔ کیونکہ سرکارِ دوعالم صلعم ایک زندہ رسول ہیں۔ چنانچہ ہم اس نظریہ کے مؤیدین بزرگوں، اماموں، محققوں اور علماء میں سے صرف گیارہ بزرگانِ سلف کی تشریحات اور واضح اقوال یہاں درج کرتے ہیں جن کا زمانہ صحابہ کرامؓ کے دَور سے لے کر ہمارے زمانہ تک ممتد ہے۔ اور اُن کی مُلکی وسعت ہندوستان۔ پاکستان۔ عرب۔ ترکی اور سپین تک پھیلی ہوئی ہے۔

(۱) اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشادِ گرامی:

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا تفقّہ اور آپؓ کی علمِ دین میں مہارت سب اُمت کو مسلّم ہے۔ آپؓ صحابہ کرام کو مخاطب کرکے فرماتی ہیں:-

"قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ"

(دُرِّ منثور جلد ۵ ص۲۰۴، تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

کہ اے لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو کہا کرو۔ مگر یہ کبھی نہ کہنا کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہؓ نے یہ قول صحابہؓ کے مجمع میں فرمایا جیسا کہ لفظ "قولوا" اور "لا تقولوا" سے خود ظاہر ہے۔ مگر سنا ہے۔ مجمع میں سے اس کے خلاف ایک آواز نہیں اُٹھی۔ حالانکہ بظاہر حضرت عائشہؓ کا قول آنحضرت صلعم کی حدیث "لا نبیّ بعدی"

کے خلاف نظر آتا ہے۔ مگر صحابہؓ خوب سمجھتے تھے کہ "لا نبی بعدی" کا ایک غلط مفہوم لیا جا سکتا ہے۔ جو قرآن مجید اور دیگر نصوص کے خلاف ہے اُمّت کو غلطی سے بچانے کے لئے حضرت عائشہؓ اسی غلط مفہوم کی تردید فرما رہی ہیں۔ اس لئے سب نے حضرت عائشہؓ کی بات سے اتفاق کیا۔

(۲) حضرت امام محمد طاہرؒ کی تشریح :

اس اجمال کی تفصیل امام محمد طاہرؒ نے حضرت اُمّ المؤمنینؓ کا مندرجہ بالا قول درج کرنے کے بعد یوں بیان فرمائی ہے :-

"ھٰذَا نَاظِرًا اِلٰی نُزُوْلِ عِیْسٰی وَھٰذَا لَایُنَافِیْ حَدِیْثَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَنَّہٗ اَرَادَ لَانَبِیَّ یَنْسِخُ شَرْعَہٗ"

(تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

کہ حضرت عائشہؓ کا مقصد نزولِ مسیحؑ کو مدِّنظر رکھنا ہے۔ نیز یہ بات لَانَبِیَّ بَعْدِیْ حدیث کے مخالف نہیں کیونکہ لا نبیّ بعدی کی حدیث سے آنحضرت صلعم کا صرف یہ مطلب تھا کہ میرے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا جو میری شریعت کو منسوخ قرار دے۔

اب بات صاف ہے کہ حدیث نبوی — لا نبیّ بعدی — کا مدّعا یہ ہے کہ نبی اکرم صلعم کے بعد نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا۔ حضرت عائشہؓ "لا نبیّ بعدہٗ" کے اس عام مفہوم کو مدّنظر رکھ کر کہ کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا، اس کے استعمال سے روک رہی ہیں۔ دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ نے حضرت عائشہؓ کے ارشاد پر سرِ تسلیم خم کیا۔ اس لحاظ سے صحابہ کرامؓ کا اس امر پر "سکوتی اجماع" ہو گیا کہ آنحضرت صلعم کے بعد نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا مگر اُمّتی نبی آ سکتا ہے۔

صحابہ کا اجماع دو طرح کا ہوتا ہے،

اوّل : یہ کہ سب کہیں اجمعنا علیٰ کذا کہ ہم سب اس بات اور رائے پر اتفاق کرتے ہیں۔

دوم : یہ کہ بعض صراحتًا بیان کریں اور باقی خاموش رہیں۔ مؤخر الذکر کو "اجماعِ سکوتی" کہتے ہیں۔

(نور الانوار صفحہ ۱۸۹)

(۳) رئیس الصوفیاء شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ

تحریر فرماتے ہیں :-

(ا) "اِنَّ النُّبُوَّۃَ [illegible] بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [illegible] وَسَلَّمَ اِنَّمَاھِیَ نُبُوَّۃُ [illegible] لَامَقَامُھَا فَلَا شَرْعَ یَکُوْ[illegible] نَاسِخًا لِشَرْعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ [illegible] وَسَلَّمَ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ [illegible]

حُکْمًا اٰخَرَ وَھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ۔ اَیْ لَا نَبِیَّ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ"

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

کہ وہ نبوت جو آنحضرت صلعم کے آنے سے ختم ہو گئی ہے وہ صرف شریعت والی نبوت ہے۔ نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس اب ایسی شریعت نہیں آ سکتی جو آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ قرار دے یا آپ کی شریعت میں کوئی حکم زائد کرے۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں، اِنَّ الرسالۃ والنبوّۃ قد انقطعت کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ میرے بعد نہ رسول ہے اور نہ نبی۔ یعنی کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے خلاف ہو۔ بلکہ جب کبھی نبی آئے گا تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔

(ب) — شیخ اکبر حضرت ابن عربیؒ اپنی دوسری کتاب "فصوص الحکم" میں تحریر فرماتے ہیں :-

"اَمَّا نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ وَالرِّسَالَۃُ فَمُنْقَطِعَۃٌ وَفِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ مُشَرِّعًا ..... اِلَّا اِنَّ اللّٰہَ لَطَفَ بِعِبَادِہٖ فَاَبْقٰی لَھُمُ النُّبُوَّۃَ الْعَامَّۃَ لَا تَشْرِیْعَ فِیْھَا"

(فصوص الحکم صفحہ ۱۴۰-۱۴۱)

کہ تشریعی نبوت اور رسالت بند ہو چکی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مبارک پر اس کا انقطاع ہو گیا ہے۔ لہٰذا آپؐ کے بعد صاحبِ شریعت نبی کوئی نہ ہوگا..... ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی فرما کر اُن کے لئے نبوّتِ عامّہ کو جس میں کوئی شریعت نہیں ہوتی جاری رکھا ہے۔

(۴) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی :

تحریر فرماتے ہیں :-

"خُتِمَ بِہِ النَّبِیُّوْنَ اَیْ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّاْمُرُہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ"

(تفہیماتِ الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۷۲ مطبوعہ بجنور)

کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النّبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور فرمائے۔ یعنی نئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا۔

(۵) عارف ربّانی حضرت عبد الکریم جیلانیؒ

تحریر فرماتے ہیں :-

"فَانْقَطَعَ حُکْمُ نُبُوَّۃِ التَّشْرِیْعِ بَعْدَہٗ۔ فَکَانَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ لِاَنَّہٗ جَاءَ بِالْکَمَالِ وَلَمْ یَجِیْٔ اَحَدٌ بِذٰلِکَ" (الانسان الکامل جلد ۱ صفحہ ۹۸)

کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوّتِ تشریعی بند ہو گئی۔ اور آنحضرت صلعم خاتم النّبیین قرار پا گئے۔ کیونکہ آپ ایسی کامل شریعت لائے جو اور کوئی نبی نہ لایا۔

(۶) حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ

فرماتے ہیں :-

"اِعْلَمْ اَنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّۃِ لَمْ تَرْتَفِعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۵)

کہ یاد رکھو! مطلق نبوت بند نہیں ہوئی۔ صرف تشریعی نبوّت بند ہوئی ہے۔

(۷) حضرت مجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

فرماتے ہیں :-

"پس حصولِ کمالاتِ نبوّت مر تابعاں را بطریقِ وراثت، بعد از بعثتِ خاتم الرسل علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتحیات منافیٔ خاتمیتِ او نیست۔ فلا تکن من الممترین۔" (مکتوباتِ امام ربانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۲ مکتوب نمبر ۳۰۱)

کہ خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے کے بعد خاص متّبعین آنحضرت صلعم کو بطور وراثت کمالاتِ نبوّت حاصل ہونا آپؐ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں ہے۔ (یہ بات درست ہے) اس میں شک نہ کرو۔

(۸) نواب نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن خانصاحب آف بھوپال

تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"لا نبیّ بعدی آیا ہے جس کے معنی اہلِ علم کے نزدیک یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا۔"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲)

(۹) جناب الشیخ عبد القادر الکردستانیؒ

تحریر فرماتے ہیں :-

"اِنَّ مَعْنٰی کَوْنِہٖ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ھُوَ اَنَّہٗ لَا یُبْعَثُ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ اٰخَرُ بِشَرِیْعَۃٍ اُخْرٰی"

(تقریب المرام جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر مبعوث نہ ہوگا۔

(۱۰) جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی

تحریر فرماتے ہیں :-

"بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانے میں آنحضرت صلعم کے مجرّد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحبِ شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

(رسالہ دافع الوسواس صفحہ ۱۲)

(۱۱) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند

خاتم النّبیین کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں

(ا) "عوام کے خیال میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم و تأخّرِ زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

(ب) "اگر خاتمیّت بمعنی اتّصافِ ذاتی بوصفِ نبوّت لیجئے جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افرادِ مقصود بالخلق میں سے مماثلِ نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس صورت میں انبیاء کے افرادِ خارجی پر ہی آپ کو فضیلت ثابت نہ ہوگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیّتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا!"

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

قارئینِ کرام! دُنیائے اسلام کے ان درخشندہ گیارہ بزرگوں اماموں، مفسّروں اور متقولوں کے اقوال آپ پڑھ چکے۔

ان بزرگوں کا زمانہ صحابہؓ کے دَور سے لے کر ہمارے زمانہ تک ممتد ہے۔ ان بزرگانِ سلف کے اقوال سے یہ عیاں ہے کہ امّتِ محمدیہ "خاتم النّبیّین" کا مفہوم یہی سمجھتی رہی ہے کہ:۔

(الف)۔ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا اور ناسخ شریعتِ محمدیہ نبی نہیں آ سکتا۔

(ب) آنحضرت صلعم پر کمالاتِ نبوّت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور آپؐ سب سے افضل نبی ہیں۔

(ج) آنحضرت صلعم کے بعد اُمّتی نبی کے آنے میں روک نہیں۔ اُمّتی نبی کے پیدا ہونے سے خاتمیتِ محمدیہ میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ کیونکہ ایسا نبی تابع و خادمِ شریعتِ محمدیہ ہوگا۔

جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ

چنانچہ جماعتِ احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

(الف) "اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔" (تجلیاتِ الٰہیہ ص۲۶)

(ب) "صرف اس نبوّت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعتِ جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اُس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں اُمّتی بھی قرار دیتا ہے اور پھر دُوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ نبوّت بباعث اُمّتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا ایک ظِلّ ہے۔ کوئی مستقل نبوّت نہیں۔"
(ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصّہ پنجم ص۱۷۷-۱۷۸)

بھائیو! آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ آیت خاتم النّبیّین اور حدیث لا نبی بعدی کی تشریح و تفسیر کے لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور [illegible] نبیّین ہیں۔ آپ کا فیضانِ نبوّت قیامت تک جاری ہے۔ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کی برکت سے آپ کے غلاموں میں سے کوئی [illegible] نبوّت کو بھی پا سکتا ہے۔ مگر ایسا نبی شریعتِ محمدیہ کے [illegible] تابع ہوگا اور کسی [illegible] تابع اُمّتی نبی کا آنا عقیدۂ ختمِ نبوّت کے منافی نہیں۔ اور یہی عقیدہ بزرگانِ سلف کا تھا۔ اُن کے اقوال واضح ہیں۔ اب اگر مولانا مودودی اور اُن کے ہمنوا جماعتِ احمدیہ کو اس عقیدہ کی وجہ سے "منکرِ ختمِ نبوت" قرار دیتے ہیں تو کیا یہ مخالفینِ احمدیت حضرت امّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ اور متذکرہ بالا بزرگانِ سلف کو بھی نعوذ باللہ "منکرینِ ختمِ نبوت" سمجھتے ہیں اور اُن پر بھی کفر کا فتویٰ لگانے پر آمادہ ہیں؟ کیونکہ ان کے اقوال سے جماعتِ احمدیہ کے عقیدہ دربارہ ختمِ نبوّت کی تائید ہوتی ہے؟ ورنہ صرف احمدیوں کے خلاف ہی ختمِ نبوّت کی آڑ میں غلط پروپیگنڈا کر کے اپنے بغض و عناد کا کیوں اظہار کر رہے ہیں؟ حالانکہ جماعتِ احمدیہ خاتمیتِ محمدیہ کا صحیح اور جامع مفہوم جو پیش کرتی ہے ربانی محققین اور بزرگان بھی اس میں شامل ہیں۔

(۱۴)

قارئین کرام! اب ہم اس مقالہ کے آخر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی چند تحریرات کو درج کر کے آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کا بنظرِ غائر مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ خود حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ختمِ نبوّت کے بارے میں اپنا عقیدہ کیا ظاہر فرماتے ہیں اور پھر اپنے دعویٰ اور مقصدِ بعثت کو کس رنگ میں پیش فرماتے ہیں۔ اور اندریں حالات مخالفینِ احمدیت کے معاندانہ پروپیگنڈا کی کیا حقیقت ہے؟

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱)۔ "مجھے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ میرا عقیدہ ہے اور ولٰکن رسُول اللّٰہ وخاتم النّبیّین پر آنحضرتؐ کی نسبت میرا ایمان ہے۔"
(کرامات الصادقین ص۲۵)

(۲)۔ "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسُول اور خاتم الانبیاء ہیں۔"
(ایام الصلح ص۸۶)

(۳)۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوّت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اُن کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسُول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو اُن کی اُمّت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ اُنہی کے فیض اور اُنہی کی وساطت سے ملتا ہے۔ اور وہ اُمّتی کہلاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل نبی۔"
(تتمہ چشمہ معرفت ص۹)

ع "ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے"
(کلام حضرت مرزا صاحبؑ)

(۴)۔ "اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النّبیّین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوّت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"
(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۷)

(۵)۔ "مَیں نبی ہوں اور اُمّتی بھی ہوں تا ہمارے سیّد و آقا کی وہ پیشگوئی پُوری ہو کہ آنے والا مسیح اُمّتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔"
(آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۶)۔ "مَیں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہُوں۔ مگر ان معنوں سے کہ مَیں نے اپنے رسولؐ مقتدا سے باطنی فیض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علمِ غیب پایا ہے۔ رسُول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی شریعت کے۔"
(ایک غلطی کا ازالہ)

(۷)۔ "میری مراد نبوّت سے یہ نہیں ہے کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوّت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبتِ الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف ایک لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ اور مخاطبہ رکھتے ہیں مَیں اس کی کثرت کا نام بموجب حکمِ الٰہی نبوّت رکھتا ہوں۔ وَلِكُلٍّ اَنْ يَّصْطَلِحَ۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

(۸)۔ "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختمِ نبوّت مانتے ہیں، اس طرح نہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اب اُبوّتِ جسمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر رُوحانی اُبوّت کا بھی سلسلہ جاری نہ ہُوا تو کیا آپ آنحضرت کو ابتر مانو گے۔ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اب اُبوّتِ رُوحانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ لفظ لٰکن ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوّت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلعم کی مُہر سے ہوگی۔ اب کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آنحضرت صلعم کی [illegible] سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوّت کا فیض آپؐ کے ذریعہ اور مُہر سے ملے گا۔"
(الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

(۹)۔ "یہ الزام جو میرے ذمّہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں، یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوّت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ .... اور جس بنا پر مَیں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قُرب نہ ہو دُوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور اُنہی اُمور کی کثرت کی وجہ سے اُس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۱۰)۔ "مَیں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسُول صرف ایک ہے۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اس بات کا ثبوت دُوں

(باقی دیکھئے ص۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک ہونہار احمدی طالب علم کو

پنجاب یونیورسٹی (لاہور) کے امتحان ایم ایس سی فزکس ۱۹۷۲ء میں اوّل آنے پر خاص ایوارڈ کی پیشکش

جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے عظیم فضلوں میں سے ایک بڑا فضل یہ بھی ہے کہ اس جماعت کے نونہال مروّجہ علوم میں بھی دوسروں کے مقابلہ میں امتیازی طور پر گوئے سبقت لے جاتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ربوہ ۲۷ر جولائی ۱۹۷۴ء میں شائع شدہ ایک مفصّل رپورٹ کے مطابق ۱۹۷۲ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے امتحان ایم۔ ایس سی، فزکس میں ربوہ کے تعلیم الاسلام کالج سے جن احمدی طلباء نے امتحان میں شرکت کی اُن میں سے مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے پوتے مکرم طاہر محمود صاحب کے بڑے صاحبزادے عزیز نعیم احمد طاہر نے $\frac{919}{1100}$ نمبر حاصل کرکے ایم۔ ایس سی فزکس کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ اس شاندار کامیابی پر عزیز موصوف کو جناح ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور بتاریخ ۱۴ر جولائی راولپنڈی میں عزیز کو یہ ایوارڈ دیئے جانے کی خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔

ہرچند کہ عزیز نعیم احمد صاحب طاہر کا یہ اعزاز اور فزکس میں امتیازی شان اس ملک کے لئے بھی کم فخر کی بات نہیں جس کا عزیز باشندہ ہے۔ لیکن اس تنگ نظری کا کیا علاج جو اس حد تک دلوں میں سرایت کر چکی ہے کہ ایسی قومی تقریبات میں بھی اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ ایسی ذہنیت خواہ کس قدر افسوسناک کیوں نہ ہو، ایک احمدی کی شان اس سے بہت بالا ہے۔ کیونکہ حقیقت شناس طبقہ جماعت کے ایسے ہونہار بچوں کی دل سے قدر کرتا ہے۔

اخبار الفضل میں شائع شدہ رپورٹ کا متعلقہ حصہ احباب کی رُوحانی مسرت اور عزیز نعیم احمد طاہر کے لئے خصوصی دُعا کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"گزشتہ ماہ بتاریخ ۱۴ر جولائی بروز اتوار راولپنڈی میں عزیز نعیم احمد صاحب طاہر کو ایوارڈ عطاء کئے جانے کی ایک مختصر اور پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں سب سے پہلے مس عندلیب عزیز نے جو کہ ایک مشہور صحافی مسٹر ایس۔ اے عزیز کی صاحبزادی ہیں نعیم احمد صاحب کے کارنامے مختصر طور پر انگریزی میں چھپے ہوئے Citation سے پڑھ کر سُنائے۔ ترجمہ درج ذیل ہے:۔

جناح ایوارڈ ۱۹۷۲ء

"جناح ایوارڈ ٹرسٹ نعیم احمد طاہر کو جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالب علم اور مسٹر طاہر محمود صاحب کے صاحبزادے ہیں جناح ایوارڈ جیتنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب طاہر نے ایم۔ ایس سی فزکس کے سالانہ امتحان برائے ۱۹۷۲ء میں بہترین اعزاز حاصل کرکے جناح ایوارڈ کے Deed of Trust کی تمام شرائط کو پُورا کر دیا۔ انہوں نے ۱۱۰۰ میں سے ۹۱۹ نمبر حاصل کرکے ۸۳٫۵۴۵ فیصد کا شاندار معیار قائم کیا۔ نعیم احمد صاحب طاہر کا تعلیمی ریکارڈ نہایت شاندار رہا ہے۔ انہوں نے ۱۴ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اور چار سال بعد B.Sc. بھی فرسٹ کلاس میں پاس کی۔ امتحان میں اعلیٰ معیار قائم کرنے پر انہیں گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ ملا۔ اسی طرح M.Sc کے ہفتہ واری امتحانوں میں اوّل آنے پر انہوں نے لقمان سکالرشپ کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ آجکل نعیم صاحب تعلیم الاسلام کالج میں ریسرچ سکالر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جناح ایوارڈ ٹرسٹ کو یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ نعیم احمد طاہر عنقریب اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان جا رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ علم کی دولت سے بہتر اور کوئی دولت نہیں۔ اور نہ ہی زندگی میں کوئی جستجو علم کی جستجو سے زیادہ شاندار ہے۔ نعیم احمد طاہر! ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کو سائنس کی اعلیٰ تعلیم میں عظیم الشان فتح و کامرانی عطا کرے۔

والسّلام موسّس جناح ایوارڈ"

اس کے بعد مسز قریشی جمشید آغا نے نعیم احمد صاحب کو جناح ایوارڈ پیش کیا۔ بعد ازاں مسٹر اے۔ زیڈ شریف Donor Trustee Jinah Award Trust (موسّس جناح ایوارڈ ٹرسٹ) نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خواتین وحضرات! میں تہہ دل سے آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میری دعوت کو قبول کیا۔ ایسے موقعہ پر تعداد تقریب کو عظیم نہیں بناتی بلکہ خلوص اور جذبات اسے عظمت بخشتے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری میرے لئے بہت ہی حوصلہ افزا ہے۔ میں نعیم احمد صاحب طاہر سے معذرت خواہ ہوں کہ ہم اس شان سے ان کا استقبال نہیں کر سکے جس کے وہ مستحق ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی کہ اس تقریب کا نمایاں طور پر انعقاد ہو لیکن میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ یہ کیفیت بہرحال بدلے گی۔ تاہم نعیم احمد صاحب طاہر کو میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ صرف انسان ہونے کے لحاظ ہی سے میرے ساتھی نہیں بلکہ وہ میرے مسلمان بھائی بھی ہیں۔ ہم سب اسی زمین کے بسنے والے ہیں۔ اس زمانہ کی "مہذب" سوسائیٹی میں جس میں ناانصافی انصاف اور انصاف ناانصافی ہے صرف "معززین" کے لئے ہی جگہ ہے۔ نعیم! دلگیر مت ہو! اس حقیقت کو جو میں نے بیان کی ہے اپنے سامنے رکھو، یہ جناح ایوارڈ سے بھی بڑی ہے! خواتین وحضرات! میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصاً مسز قریشی جمشید آغا کا جنہوں نے جناح ایوارڈ پیش کیا۔ اور مس عندلیب عزیز جو میرے ایک برادر صحافی مسٹر ایس۔ اے عزیز کی صاحبزادی ہیں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے Citation پڑھ کر سُنایا"۔

احباب کو یاد ہوگا کہ نعیم احمد صاحب طاہر ہمارے کالج سے امتحان دینے والے اُن سات طلباء میں سے ہیں جنہوں نے اعلیٰ فرسٹ ڈویژن حاصل کرکے یونیورسٹی کی پہلی سترہ پوزیشنز میں درجات حاصل کئے تھے۔ نعیم احمد طاہر کو اُن کی شاندار کامیابی پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک سال کے لئے پانچ صد روپے ماہوار کا ریسرچ سکالرشپ عطا کیا تھا۔ نعیم احمد صاحب عنقریب امپیریل کالج لندن میں نظریاتی طبعیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ جس کا تمام خرچ صدر انجمن احمدیہ ربوہ برداشت کرے گی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابی عطا کرے اور اُن کے وجود کو مُلک وملّت اور انسانیت کے لئے مفید بنائے (آمین) ☆

(نامہ نگار)

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ر جولائی ۱۹۷۴ء ص۶)

"ختمِ نبوّت" کا منکر کون ہے؟ بقیہ صفحہ (۷)

کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسُول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو! میں آسمان اور زمین کو گواہ کرکے کہتا ہوں، یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الّا اللہ محمدٌ رسُول اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دُنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔"

(لیکچر زندہ رسول مندرجہ الحکم ۳۱ر مئی ۱۹۰۰ء ص۶)

مندرجہ بالا اقتباسات کے مطالعہ کے بعد ہمیں اُمید ہے، ہمارے بھائی قیامت کے مواخذہ سے ڈر کر جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے اس الزام (کہ وہ نعوذ باللہ ختم نبوت کی منکر ہے)، پر نظرِ ثانی کریں گے۔ اور مسئلہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام کو شناخت کرکے آپؐ سے سچی اور کامل محبت رکھ کر خدا کے محبوب بن جائیں۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆

منقولات
بلاتبصرہ

ذیل میں ہم شیعہ ہفتہ دار اخبار "سرفراز" لکھنؤ کا وہ ایڈیٹوریل نوٹ درج کر رہے ہیں جس میں فاضل مدیر نے پاکستان میں سُنی احمدی فسادات کا حقیقت پسندانہ جائزہ پیش کیا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

"بگڑی ہوئی ذہنیت کا مظاہرہ"

پاکستان میں سُنی اکثریت احمدیہ اقلیت پر عرصۂ حیات تنگ کئے ہوئے ہے۔ احمدیوں کے خلاف بڑے شدید جذبات کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کے تمام شہروں قصبوں اور قریوں میں جہاں جہاں بھی احمدیوں کے دس دس بیس بیس گھر تھے انہیں لوٹ کر جلا ڈالا گیا۔ ان کے مکینوں کو یا تو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا یا گھر سے بے گھر کر دیا گیا۔ غیر سرکاری رپورٹوں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیکڑوں احمدی ہلاک ہوئے ہیں۔ اور ہزاروں خانماں برباد ہو کر سرکاری کیمپوں میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔

ہم پاکستان کے سُنی احمدی فساد پر اس سے پہلے بھی ان کالموں میں لکھ چکے ہیں۔ اور اس ناخوشگوار حادثہ پر شاید مزید نہ لکھتے مگر پاکستان کی سُنی اکثریت نے اپنی احمدی اقلیت کے خلاف اپنی حکومت سے جو مطالبات کئے ہیں۔ انہیں بگڑی ہوئی ذہنیت کا مظاہرہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ اور ہر حق پسند انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرے جو پاکستان میں احمدیوں کے مقابلہ میں روا رکھی جارہی ہیں۔ سُنی اکثریت احمدیوں کے خلاف متشدد سے متشدد تر ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس نے مذہبی جنون سے مجبور ہو کر حکومت سے بے سر و پا مطالبے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) پہلا مطالبہ یہ ہے کہ احمدی اقلیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۲) دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ احمدی مسلمانوں پر کلیدی ملازمتوں ہی کا نہیں بلکہ ہر چھوٹی بڑی ملازمت کا دروازہ بند کر دیا جائے۔

(۳) احمدیوں کے تمام بڑے بڑے لیڈروں اور مقتدر شخصیتوں حتیٰ کہ ان کے مذہبی پیشوا مولانا ناصر احمد صاحب کو بھی گرفتار کر لیا جائے۔

(۴) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام احمدیوں کو پاکستان بدر کر دیا جائے۔

پاکستانی سُنیوں کا پہلا مطالبہ کہ حکومت انھیں غیر مسلم فرقہ قرار دے بالکل مضحکہ خیز ہے۔ یہ کام تو سُنی علماء کا ہے کہ وہ جنت و دوزخ کے قبالے تقسیم کریں۔ ارباب حکومت کا کام یہ نہیں ہے کہ مفتی کے فرائض انجام دیں۔ خصوصًا ایسی حالت میں جبکہ ارباب حکومت میں صالحین سے زیادہ فاسقین و فاجرین کی تعداد ہو۔ ان میں شرابی بھی ہوں۔ کمیونسٹ بھی ہوں اور نائٹ کلبوں میں معصیت کی زندگی گزار دینے والے بھی۔ نہ معلوم پاکستان کے علماء و صالحین کا گروہ فتاوٰی صادر کرنے کے سلسلہ میں اپنے اختیارات خصوصی کو غیر صالحین کی طرف منتقل کر دینے کو کیوں رضامند ہو گئے۔ اگر آج پاکستان کی قومی اسمبلی نے رزولیوشن پاس کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تو کل وہ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے خلاف بھی کفر و زندیقیت کا فتویٰ نخواہ مخواہ صادر کر سکتی ہے۔

سُنی اکثریت کہتی ہے کہ احمدیوں کو سُنی مذہب سے خارج کر دیا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ سُنی مذہب کسے کہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو کوئی اصول ایسے مقرر نہیں ہیں جن کو ماننے سے انسان سُنیت کے دائرہ میں داخل ہو سکے۔ سُنی کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی ہندو سماج کی طرح ایک سماج ہے۔

مورتی پوجا کرنے والا اور مورتی پوجا نہ کرنے والا دونوں ہندو ہیں۔ سیکڑوں، ہزاروں دیوی دیوتاؤں کا ماننے والا بھی ہندو ہے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرنے والا بھی ہندو ہے۔ چوٹی دکھانے والا اور دھوتی پہننے والا بھی ہندو ہے اور وہ بھی ہندو ہے جو چوٹی نہ دکھائے اور دھوتی نہ پہنے۔ چھوت کرنے والا اور چھوت چھات نہ کرنے والا دونوں ہندو۔ ہندی بولنے والا بھی ہندو اور تامل تلگو یا کوئی اور زبان بولنے والا بھی ہندو۔ جنیؤ پہننے والا بھی ہندو۔ اور جنیؤ نہ پہننے والا بھی ہندو۔ اوتار واد کے قائل بھی ہندو اور اوتار واد میں عقیدہ نہ رکھنے والے بھی ہندو۔ رام چندر جی کے ماننے والے بھی ہندو اور راون کے پرستار بھی ہندو۔

بس یہی حال سُنی مذہب کا ہے۔ خلفائے راشدین کو سچا خلیفہ ماننے والا بھی سُنی اور جو انہیں سچا خلیفہ نہ مانے وہ بھی سُنی۔ مثلًا امیر معاویہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ، طلحہ و زبیر اور ہزاروں دوسرے صحابی جو جنگ جمل اور جنگ صفین میں خلیفہ راشد حضرت علیؑ کے خلاف لڑے سُنی ہی مانے جاتے ہیں، جنگ نہروان کے نتیجہ میں خارجیوں کا جو فرقہ معرض وجود میں آیا وہ نہ صرف امیر المومنین حضرت علیؑ کو بلکہ حضرت عثمان کو بھی خلیفہ رسولؐ نہ مانتا تھا۔ لیکن وہ سب سُنی سمجھے جاتے ہیں۔ جو خدا کے عدل کا قائل ہو وہ بھی سُنی اور جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ خدا تمام مومنین و صالحین کو حتیٰ کہ اوصیاء اور انبیاء تک کو دوزخ میں جھونک سکتا ہے اور دنیا کے تمام فاسقین اور کافرین و ملحدین کو جنت عطا کر سکتا ہے وہ بھی سُنی، جو قرآن پاک کے مخلوق ہونے کا قائل ہو وہ بھی سُنی، اور جو مخلوق ہونے کا قائل نہ ہو وہ بھی سُنی۔ جو رسولؐ کی معراج جسمانی کا قائل ہو وہ بھی سُنی اور جو قائل نہ ہو وہ بھی سُنی۔ جو خدا کی تجسیم کا قائل نہ ہو وہ بھی سُنی اور جو قائل ہو وہ بھی سُنی۔

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ خدا کے بوجھ سے عرش چرچراتا ہے وہ بھی سُنی اور جو اس عقیدہ کو لغو سمجھتا ہو وہ بھی سُنی۔ جو اناالحق اور ہمہ اوست کا نعرہ لگائے وہ بھی سُنی اور جو اس نعرہ کو کفر سمجھے وہ بھی سُنی۔ جو وحدت الوجود کا قائل ہو وہ بھی سُنی اور جو قائل نہ ہو وہ بھی سُنی۔ جو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے وہ بھی سُنی۔ اور جو ہاتھ کھول کر نماز پڑھے وہ بھی سُنی۔ رسولؐ کو معصوم سمجھنے والا بھی سُنی اور خطاکار اور سہو و نسیان سے معرّا نہ سمجھنے والا بھی سُنی۔ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والے بھی سُنی اور نہ کرنے والے بھی سُنی۔ رسولؐ کو اشرف ترین مخلوقات سمجھنے والا بھی سُنی اور رسولؐ کو اپنے بڑے بھائی کا درجہ دینے والے بھی سُنی۔ قاتلان حضرت عثمان اور قاتلان حضرت امام حسین علیہ السلام بھی سُنی۔ ابن ملجم، شمر ذی الجوشن اور حضرت عمار یاسر کو قتل کرنے والے بھی سُنی۔

رسولؐ تو رسولؐ خدا کا اوتار ماننے والوں کو بھی یہ سُنی حضرات دائرہ اسلام میں داخل سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ خوجے بھی پاکستان میں مسلمان ہی سمجھے جاتے ہیں جو آغا خاں کی نبوت ہی کے نہیں الوہیت کے قائل ہیں۔ اور ایسے شعروں پر

پنجہ با پنجہ با خدا داریم
ماچہ پرواے مصطفےٰ داریم

وجد میں آجانے والے بھی بہر حال سُنی ہی خیال کئے جاتے ہیں۔

اگر ایسے رنگ برنگے سماج میں غریب احمدیوں کو بھی پاکستان کے ایک گوشہ میں پڑا رہنے دیا جائے تو اس سے پاکستان کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے۔

دُوسرا مطالبہ کہ احمدیوں کو تمام کلیدی عہدوں اور چھوٹی بڑی ملازمتوں سے محروم کر دیا جائے عقل و عدل کے منافی ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اُن سے آپ ٹیکس تو وصول کرتے رہیں اور انہیں ملازمتوں میں حصہ نہ دیں۔ یہ تو وہی ذہنیت ہے جس کا مظاہرہ جنوبی افریقہ کی سفید فام حکمراں جماعت اپنے یہاں کے ہندوستانیوں اور اصل باشندوں کے مقابلہ میں کر رہی ہے۔

تیسرا مطالبہ بھی بگڑی ہوئی ذہنیت ہی کی پیداوار ہے۔ جس پر عقل سلیم شندہ زیر لب کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ پاکستان کے تمام احمدیوں کو، ان کے تمام علماء کو حتیٰ کہ ان کے مذہبی سربراہ مولانا ناصر احمد کو گرفتار کر لیا جائے۔ اس مطالبہ کے بین السطور میں یہ بات صاف طور پر پڑھی جاسکتی ہے کہ سارے احمدیوں کو گرفتار کر کے جیل خانوں میں بغیر کوئی مقدمہ چلائے ٹھونس دیا جائے۔ اور ٹھونس کر ہمیشہ کے لئے انھیں بھلا دیا جائے۔ گویا تمام احمدیوں کو بغیر جرم و خطا کے حبس دوام کی سزا دی جائے اور وہ ان جیل خانوں سے مرنے ہی پر رہائی پاسکیں۔

چوتھے مطالبہ پر تو سر دُھننے کو دل چاہتا ہے۔ کیا پیارا مطالبہ ہے کہ سارے

احمدیوں کو ملک بدر کر دیا جائے۔ مگر مطالبہ کرنے والے یہ بتانے سے قاصر رہے۔ کہ انھیں ملک بدر کیا جائے تو کہاں بھیجا جائے۔ کیا پاکستانی حضرات دنیا کے کسی ملک کو اس پر رضامند کر سکتے ہیں کہ وہ دس بیس لاکھ نکالے ہوئے پاکستانیوں کو اپنے یہاں جگہ دے دے گا۔ دنیا کا ہر ملک اپنی الجھنوں میں خود گرفتار ہے وہ پاکستان کی اس بلا کو اپنے سر کیوں لینے لگا۔ جب پاکستان بنگلہ دیش سے "بہاریوں" کو واپس لینے کے لئے تیار نہ ہوا جو اسی کے باشندے تھے اور جو اس کے آخر دم تک وفادار رہے تو دنیا کے کسی ملک کو کیا پڑی ہے کہ وہ ان ٹھکرائے ہوئے پاکستانیوں کو اپنے یہاں جگہ دے گا۔

بس پاکستان کو احمدیوں سے چھٹکارا پانے کا صرف یہی ایک واحد طریقہ معلوم ہوتا ہے کہ سارے احمدیوں کے پاؤں میں ایک ایک بھاری پتھر باندھ کر بحر عرب کی لہروں کے حوالہ کر دیا جائے۔

حکومت پاکستان اپنے یہاں کے متعصب و تنگ نظر عناصر کے بے جا اصرار کے سامنے جھکتی نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک تحقیقاتی کمیٹی بٹھا دی ہے جو اپنے فیصلہ سے جلد از جلد وہاں کی قومی اسمبلی کو آگاہ کرے اور اس کی روشنی میں غریب احمدیوں کی قسمت کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں وہاں کے علماء اور عوام ہی نہیں بلکہ خود حکومت بھی ایک حریف بن گئی ہے۔ چنانچہ لاہور میں جب اسلامی ملکوں کی چوٹی کانفرنس ہوئی تھی اس میں پاکستان ہی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہر اسلامی ملک احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے لیکن پاکستان کی اس تجویز کو صرف سعودی عرب، اردن اور لیبیا تین ہی ملکوں نے منظور کیا۔ اور باقی عرب اور افریقی اسلامی ملکوں نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا۔ ابھی پاکستانی حکومت کی تشکیل کردہ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہو کر سامنے بھی نہیں آئی ہے لیکن پاکستانی حکومت نے ان تمام احمدیوں کو فوج سے جبراً نکال دیا جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے اور بہت سوں کو جبریہ چھٹی پر بھیج دیا گیا ہے۔

احمدیہ اقلیت کے خلاف بائیکاٹ کی تحریک بھی بڑی شدت کے ساتھ چل رہی ہے اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ احمدیوں کے ہاتھ نہ کوئی چیز فروخت کی جائے اور نہ ان سے خریدی جائے۔ اس طرح سماجی مقاطعہ کر کے ان کو معاشی اعتبار سے ... جائے تاکہ وہ نان شبینہ کو محتاج ہو جائیں۔ سنی اکثریت نے پاکستان کی مقتدر شیعہ اقلیت سے بھی یہ چاہا تھا کہ وہ بھی سنیوں کے ساتھ احمدیوں کے بائی کاٹ میں شریک ہوں۔ لیکن پاکستان کے شیعہ علماء نے یہ فتویٰ صادر کر کے بائی کاٹ میں حصہ لینے سے انکار کر دیا کہ یہ بائی کاٹ تعلیمات اہل بیت کے منافی ہے۔ یہ فیصلہ کر کے شیعی علماء نے اپنی اس بلندی کردار کا ثبوت دے دیا ہے جو اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات سے انھیں ملی ہے۔

واقعی اہل بیت رسالتؐ کی تعلیم کے جو نمونے ہمارے سامنے آئے ہیں ان میں کسی سچے مسلمان کے لئے بائی کاٹ کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ حتیٰ کہ سماجی مقاطعہ کافر اور اپنے جان و مال کے دشمن کے ساتھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ بائی کاٹ کا طریقہ تو کفار کا ہے۔

کفار قریش نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے خاندان والوں کا مکمل بائیکاٹ کیا تھا۔ جب کہ وہ جناب ابو طالبؑ کی سرکردگی میں شعب ابو طالب میں جا کر ساڑھے تین برس تک محصور رہے تھے۔ اور اس عرصہ میں نہ کوئی سامان بنی ہاشم کے ہاتھ فروخت کرتا تھا اور نہ ان کے ہاتھ سے کوئی چیز خریدتا تھا حتیٰ کہ بنی ہاشم میں سے تو کوئی اس گھاٹی سے باہر بھی آ جا نہ سکتا تھا۔ مگر سرکار رسالت مآبؐ نے کبھی دشمنوں تک سے مقاطعہ نہیں کیا۔

اب جنگ صفین کو ملاحظہ کیجئے۔ معاویہ نے ایک غیر انسانی فوجی تکنک سے کام لیکر ایک مضبوط فوج کے ذریعہ دریا کے اس گھاٹ پر قبضہ کر لیا جس سے حضرت علیؑ کا لشکر بھی پانی لیا کرتا تھا۔ جب امیر المومنینؑ کے ہمراہیوں پر تشنگی کا غلبہ ہوا تو سب نے امیر المومنینؑ کے پاس آ کر فریاد کی۔ آپ نے ایک لشکر جرار بھیج دیا جس نے شامی فوجوں کو مار بھگایا اور گھاٹ پر قبضہ کر لیا۔ اب علوی لشکر کے سرداروں نے انتقام کے جذبہ سے کام لے کر یہ چاہا کہ اب معاویہ والوں کو پانی نہ لینے دیں۔ مگر حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں ایسا نہ کروں گا۔ وہ معاویہ کا کردار تھا لیکن میرا کردار اس ... اور آپ نے عام اعلان کر دیا کہ ہمارا دشمن بھی بلا تکلف اس دریا سے پانی لیتا رہے۔

تیسرا موقع واقعہ کربلا کے سلسلہ میں یہ نظر آتا ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے اس ... لشکر کو بلا تکلف پانی پلا دیا جو حر کی زیر قیادت آپ کے قتل کا درپے ہو کر آیا تھا۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ جب ایک ہزار راکب و مرکب کو پانی پلا دیا جائے گا تو خود ہمارے لئے پانی کی سخت قلت ہو جائے گی۔ اگر حسین علیہ السلام نے مقاطعہ کے جذبہ سے کام لیا ہوتا تو آپ حر کے لشکر کو ہرگز پانی نہ پلاتے۔ برخلاف اس کے فوج اعداء نے حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل بیت و اصحاب سے بائی کاٹ کرتے ہوئے ساتویں محرم ہی سے پانی بند کر دیا۔

یقیناً محمدؐ و آل محمدؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے اس تحریک مقاطعہ کے نہ مؤید ہو سکتے ہیں نہ معاون جو پاکستان ... سنی حضرات احمدیوں کے خلاف چلا رہے ہیں۔"

(منقول از ہفت روزہ سرفراز لکھنؤ ۹/۷/۷۴)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اس کے متعلق وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۳۳ - میں حنیف خاں ولد حسن خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ ۹ بیگھے زرعی زمین ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور ملازمت بھی نہیں ہے۔ ۹ بیگھے زرعی زمین بارانی ہے۔ جس کی قیمت نو ہزار روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا ہو گی یا آمدنی کی صورت پیدا ہو گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: حنیف خاں ۱/۳/۷۴ گواہ شد: کے خاں، کیرنگ
گواہ شد: آفتاب الدین خاں۔ سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۴ - میں واعظ اللہ خاں ولد ارشاد خاں صاحب قوم پٹھان۔ پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ کیرنگ ضلع پوری۔ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ بہ تفصیل ذیل ہے۔ زرعی زمین دس بیگھے موضع کیرنگ۔ کمبلو پی گڑیا۔ نواپاڑہ۔ برت شاہی۔ موضعات میں ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس کی قیمت دس ہزار روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: واعظ اللہ خاں۔

گواہ شد: انیس الرحمٰن خاں ۹/۳/۷۴ گواہ شد: سیف الرحمٰن خاں۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۵ - میں فطری بی بی زوجہ واعظ اللہ خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا دین مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اور زیور طلائی گلے کا ہار وزنی ایک تولہ۔ قیمتی -/۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں مبلغ ایک ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: دستخط فطری بی بی بحروف ...
گواہ شد: واعظ اللہ خاں احمدی۔
گواہ شد: انیس الرحمان خاں ۹/۳/۷۴۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۶ - میں زہرہ بی بی زوجہ عبد الحمید خاں ... مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری۔ عمر ...

پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ بصورت زمین ۳ بیگھے واقعہ کیلو نزد کیرنگ ہے۔ جس کی قیمت چھ ہزار روپے ہے۔ مہر اور زیور میرے پاس نہیں ہے۔ میں چھ ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ: دستخط زہرہ بی بی بحروف اڑیہ۔

گواہ شد: انیس الرحمان خان ۷۴-۹ گواہ شد: سعید الرحمن خان کیرنگ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۷ - میں محترم خان ولد اسماعیل خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر ۔۔۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ ۳ ایکڑ زرعی زمین واقعہ کیرنگ قیمتی تین ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ نیز مجھے دس روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد بھی جو آمدن و جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: دستخط محترم خان بحروف اڑیہ ۷۴-۳-۹

گواہ شد: انیس الرحمان خان ۷۴-۹ گواہ شد: شمس الحق خان ابن محترم خان صاحب۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۸ - میں شمس الحق خان ولد محترم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے اس وقت میں صیغہ وقف جدید میں بطور معلم ۱۳۰/- روپے مشاہرہ پا رہا ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: شمس الحق خان معلم وقف جدید

گواہ شد: انیس الرحمان خان ۷۴-۹ گواہ شد: دستخط محترم خان بحروف اڑیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۳۹ - میں مبارکہ بیگم زوجہ شمس الحق صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا زر مہر ۱۰۲۵/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے میرے پاس سونے کی چوڑی ۴/۱ تولہ قیمتی ۲۰۰/- روپے ہے۔ ان سب کی میزان ۱۲۲۵/- روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ: دستخط مبارکہ بیگم بحروف اڑیہ۔

گواہ شد: شمس الحق خان گواہ شد: دستخط محترم خان بحروف اڑیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۴۰ - میں امۃ الحلیم زوجہ جبار الحق خان صاحب قوم پٹھان۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۴-۳-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

زر مہر بذمہ خاوند پندرہ سو روپے ہے۔ اور زیورات طلائی گلے کا ہار۔ دو بندے کان کے وزنی تین تولہ قیمتی پندرہ سو روپے۔ چاندی وزنی ۲۰ تولہ قیمتی ایک سو بیس روپے ہے اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میں ۳۱۲۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: دستخط امۃ الحلیم بحروف اڑیہ۔ گواہ شد: خاوند موصیہ جبار الحق خان۔

گواہ شد: سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد: عبد المطلب خان صدر جماعت احمدیہ کیرنگ۔

ضروری اعلان

یہ ضروری اعلان اُن جماعتوں کے لئے کیا جا رہا ہے جنہوں نے ابھی تک باوجودیکہ دوران سال کے تین ۔۔ گزر چکے ہیں ابھی تک ۷۴-۷۵ء کے نئے انتخابات کروا کر دفتر ہذا کو نہیں بھجوائے حالانکہ نئے انتخابات کے تعلق میں اخبار بدر میں بار بار اعلان کروایا جاتا رہا ہے۔ ایسی صورت میں پریذیڈنٹ صاحبان مبلغین و دیگر عہدیدار صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس طرف فوری طور پر متوجہ ہوں۔ اور ایسی جماعتوں کے نئے انتخابات کروا کر جلد دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ ورنہ جن جماعتوں نے اس اعلان کے بعد بھی تساہل سے کام لیا اور نئے انتخابات جلد کروا کر نہ بھجوائے تو ایسے عہدیداران مرکز کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

جن جماعتوں کے نئے عہدیداران کی منظوری ہو چکی ہے اور اُن کی منظوری کا اعلان کیا جا چکا ہے اُن کے علاوہ بقیہ جماعتوں کو فوری طور پر نئے انتخابات کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کرنی ضروری اور لازمی ہے۔ مزید تاخیر سے جماعتی انتظامیہ پر اس کا اچھا اثر نہ ہوگا۔

ناظر اعلیٰ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

۵۸/۱ فیئرس لین کلکتہ ۱۲

کرم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE
CALCUTTA-12.
PHONE, NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی۔ آئی۔ ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴
(فون نمبر ۷۶۳۶۰)

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کیلئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو گیا۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ قائم کیجئے ۔۔۔ پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE
CALCUTTA-1

فون نمبرز: دکان 23-1652، 23-5222 مکان 34-0451

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

اخبارِ بدر کا
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

حالاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ اخبار بدر کا ایک خصوصی نمبر "خاتم النّبییّن" شائع کیا جائے۔ جس میں جملہ ضروری مضامین پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہوئے مسئلہ ختمِ نبوّت کی حقیقت معقول رنگ میں واضح کی جائے۔ اور اُن تمام غلط فہمیوں کا مدلّل طور پر ازالہ کیا جائے جو اِن دنوں مخالفینِ احمدیت کی طرف سے غلط رنگ میں پھیلا کر عوام کو احمدیّت سے بدظن کیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ اخبار بدر کا یہ خصوصی نمبر ایک اہم دستاویز کا رنگ لئے ہوئے ہوگا۔ انشاء اللہ ؞

(ایڈیٹر بدر)

مالی خدمت دین کا نصف حصّہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے۔ فرماتے ہیں :-

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اس لئے قرآنِ مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے، اُن کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے، اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دُوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔

گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصّہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ مجید نے جہاں جہاں اعمالِ صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔"

ناظر بیت المال آمد قادیان

رپورٹ ہائے ہفتہ قرآن مجید

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر موجودہ جماعتی ضروری مضامین کی اشاعت کے پیشِ نظر رپورٹوں تفصیلی اشاعت نہ کر سکنے پر ادارہ معذرت خواہ ہے۔ برائے تحریکِ دُعا جماعتوں کے نام دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سب جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین (ایڈیٹر بدر)

جماعت احمدیہ کنی پورہ۔ سکندر آباد۔ بھدرک۔ حیدر آباد۔ ہبلی۔ تیما پور۔ یاری پورہ۔ کیرنگ۔ بمبئی۔

دُعا کی تحریک

مکرم سید اختر احمد صاحب اورینوی کے بارہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موصوف کے ڈاکٹری معائنہ کے بعد معالجین نے بیماری تشخیص کرتے ہوئے بتایا کہ موصوف کو پھیپھڑوں میں ایبسس (پھوڑا) ہو گیا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر دے۔ آمین۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد از قادیان

آپ کا چندہ اخبارِ بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبارِ بدر کا چندہ آئندہ ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بذریعہ اخبار ھٰذا بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین ؞

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
15 L	مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۲۱۴۲	مکرم ایس۔ اے۔ حکیم صاحب
25 L	" عبد الغفور صاحب ریڈیو ڈیلر	۲۱۵۲	" ایم عبد اللہ صاحب قریشی
۱۰۲۰	" ڈاکٹر مرزا آدم علی صاحب	۲۱۵۳	" ڈاکٹر سید امجد حسن صاحب
۱۰۵۲	" دلدار علی صاحب	۲۱۵۸	" عبد الصمد صاحب
۱۱۲۱	" خواجہ معین الدین صاحب	۲۱۶۰	" سید علام صاحب
۱۱۳۴	" عبد السلام صاحب لون	۲۱۶۴	معتمد لائبریری انجمن دیندار
۱۱۴۲	" یوسف علی صاحب احمدی	۲۱۶۷	مکرم ایس ڈاکٹر منور علی صاحب
۱۲۰۰	" منور خان صاحب	۲۲۶۰	" شیخ غلام حسین صاحب
۱۲۲۷	" سید نور عالم صاحب	۲۲۷۱	" عبد الستار صاحب
۱۲۴۷	" محمد ظہور حسین صاحب	۲۲۷۳	" احمد حسین صاحب گھوڑے سوار
۱۲۵۷ F	برمنگھم سنٹرل لائبریری	۲۳۴۳	" عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲۷۷	مکرم نصیر الدین احمد خان صاحب	۲۴۰۳	" ایس۔ ایم۔ سلیمان صاحب
۱۳۲۵	" سید نصرت عالم صاحب	۲۴۰۴	" قریشی حفیظ اللہ صاحب
۱۳۴۷	" عبد الباری صاحب	۲۴۰۵	" ایس۔ اے رحمان صاحب
۱۴۱۷	" عبد السلام صاحب گلبرگی	۲۴۰۶	" محمد حفیظ الدین صاحب
۱۴۲۸	مسٹر خان بہادر محمد صاحب	۲۴۰۷	" ایس۔ ڈی۔ مشایات صاحب
۱۶۲۱	محترمہ سیدہ امۃ الباری صاحبہ	۲۴۰۸	مدرسہ دار الہدیٰ۔
۱۶۷۷	مکرم نذیر احمد صاحب	۲۴۰۹	مکرم آفتاب احمد صاحب
۱۶۷۹	" شیخ ابراہیم صاحب	۲۴۱۱	" اے رحمان صاحب
۱۶۹۲	محترمہ مہر النساء صاحبہ	۲۴۱۵	" مولانا صدیق احمد صاحب
۱۸۰۴	مکرم ایم۔ شفیع اللہ صاحب	۲۴۱۸	" ایم جمال احمد صاحب
۱۸۴۷	" شیخ کریم صاحب احمدی	۲۴۱۹	" محمد عبد العزیز صاحب
۱۹۸۸	" منشی نصیر الدین صاحب	۲۴۲۰	" محمد اسد اللہ صاحب
۲۰۰۵	" خواجہ علیم الدین صاحب	۲۴۲۱	" پتن اینڈ یاسین صاحب
۲۰۴۹	" پی۔ اے۔ عبد الرحمٰن صاحب	۲۴۹۹	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ
۲۱۲۴	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	۲۵۱۲	مکرم اے۔ کے نلیشور صاحب
۲۱۳۳	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر	۲۵۱۴	" عبد الجبار صاحب
۲۱۴۱	" سید موسیٰ کلیم صاحب۔	—	——※——

درخواستِ دُعا

عزیزم محمد سعید صاحب کٹک کی اہلیہ صاحبہ میڈیکل ہسپتال میں اِن دنوں سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے، زچگی ہونے والی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمادے اور نرینہ اولاد سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار لطیف الرحمٰن احمدی آف چودہ کلاٹ حال موسنی بنی مائنز۔